حافظ عبدالحمید عامر

"واشربوا فی قلوبھم العجل بکفرھم...!"

علمائے دین کتاب و سنت کے پرچم تلے متحد ہو جائیں!

- شرک و بدعت، احکام الٰہی سے روگردانی، سنت رسولؐ سے تمسخر و استہزار
- لوٹ مار، چوری، ڈاکے، دہشت گردی، قتل و غارت
- ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، سمگلنگ، چور بازاری
- جھوٹ، دجل و فریب، مکر و ریا، منافقت
- رشوت، خیانت، بد دیانتی، کام چوری، حرام خوری
- فحاشی، عریانی، بے حیائی، بد معاشی
- جلسے جلوس، ہڑتالیں، لانگ مارچ، ٹرین مارچ، آنسو گیس، لاٹھی چارج
- اسمبلیوں میں ایک دوسرے پر الزام تراشی، ہاتھا پائی، گالیاں، مکے، گھونسے
- بالخصوص کراچی شہر میں کھیلا جانے والا آگ اور خون کا بہیمانہ، وحشیانہ، سفاکانہ کھیل!

——— یہ ہیں آج کے پاکستان کے وہ مختلف عناوین کہ قلم تحریر جن کی تفصیل پیش کرنے سے قاصر ہے اور الفاظ ان کی ترجمانی کے لیے تہی دامانی کے شکوہ کناں ——— تاہم راوی چین ہی چین لکھتا ہے، گویا روم جل رہا ہے اور نیرو بنسری بجا رہا ہے! کسے معلوم نہیں کہ یہی وہ پاک سرزمین ہے جس کی نیو آج سے سینتالیس برس پیشتر "لا الٰہ الا اللہ" کے عنوان سے ان گنت قربانیوں کے بعد رکھی گئی تھی ——— تب

اس مقدس عنوان کو مذکورہ بالا عناوین سے کس نے بدل دیا؟ قومی عدالت کے کٹہرے میں مجرم ہی مجرم کھڑے نظر آتے ہیں، جن میں حکمرانوں، سیاستدانوں اور بہت سے اصحابِ جبہ و دستار کے چہرے نمایاں ہیں ـــــ بقول کسے ؎

وھل افسد الدین الّا الملوك

واحبار سوء و رھبانھا!

یہی وُہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب سے کیے گئے وعدہ کو فراموش کرکے احکام الٰہی اور سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مغرب سے درآمدہ نظامِ جمہوریت کو ترجیح دی، اور یہ ان کے دلوں میں یوں گھول کر پلادی گئی ہے، جس طرح بنو اسرائیل کے دلوں میں بچھڑے کی محبت؛

" وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ـ الآیۃ"!

(البقرۃ: ۹۳)

آج کچھ لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ملک جمہوریت کے طفیل وجود میں آیا تھا، اگر یہی بات ہے تو، پاکستان کی نظریاتی بنیاد " لا الٰہ الّا اللہ" اور اسی نعرہ کی بنا پر لاکھوں قربانیوں کو کس کھاتے میں ڈالا جائے گا؟ ـــــ یقیناً یہ قربانیاں جمہوریت کے تقدس کی خاطر نہ دی گئی تھیں، بلکہ عوام کو قربانی پر آمادہ کرنے والا یہ جذبہ " لا الٰہ الّا اللہ" کا عطا کردہ تھا ـــــ اور یہی وُہ موثر جذبہ ہے کہ قربانیاں دینے والے جانیں تک قربان کردینے کے باوجود یہی کہتے ہیں کہ ؎

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اور اگر بفرضِ محال ان کا یہ دعوٰی تسلیم بھی کرلیا جائے تو ہمارا سوال یہ ہے کہ اس ملک کو دولخت کس نے کیا؟ ـــــ یقیناً اس کی وجہ وُہ جمہوری انتخابی نتائج ہی تھے، جو قابلِ تسلیم نہ ہوئے تو " ادھر تم ادھر ہم" کا نعرہ لگا ـــــ سقوطِ مشرقی پاکستان قدرت کی طرف سے ایک تازیانہ تھا، لیکن بیہوشیوں کو پھر بھی ہوش نہ آیا ـــــ گو بعد کے حالات نے سیاستدانوں اور مذہبی جماعتوں کے لیڈروں کو

"تحریکِ نظامِ مصطفےٰ" کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جانے پر مجبور کر دیا — اور چونکہ یہ نعرہ بھی اہلِ وطن کی دلی تمناؤں اور ان کی دیرینہ آرزوؤں کی تکمیل کا آئینہ دار تھا، اس لیے تحریکِ پاکستان کی طرح یہ تحریک بھی کامیاب ہوئی — لیکن جمہوریت (جسے ہم بجا طور پر سیاسی فرقہ واریت کہہ سکتے ہیں) جن کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی، اسی کی ناز برداری کی خاطر انہوں نے کامیابی کے باوجود اس تحریک کے نتائج کو سبوتاژ کر دیا — چنانچہ یہ کہہ کر کہ "ہمارا مقصد حکمرانوں کو اقتدار سے الگ کرنا تھا، اور چونکہ یہ مقصد پورا ہو چکا ہے، لہٰذا اب ایک پلیٹ فارم پر متحد رہنے کا کوئی جواز نہیں" قومی اتحاد توڑ دیا — پاکستان میں مذہبی جماعتوں کی یہ پہلی بڑی شکست تھی، جس کے نتیجہ میں وہ ہمیشہ کے لیے اپنا اعتماد کھو بیٹھیں اور انہیں دیگر سیاسی جماعتوں سمیت کالعدم قرار دے دیا گیا!

جنرل ضیاء الحق کا دور جنرل صاحب کی خوش کن تقریروں کا دور تھا، عملاً اس دور میں بھی اسلام کا کچھ بھلا نہ ہو سکا، سوائے اس کے کہ اسلام کا نام لینا باعثِ طعن نہ رہا اور اسلام کے نام لیواؤں کا وقار کسی حد تک بحال ہوا — ایک اطلاع کے مطابق اپنی زندگی کے آخری ایام میں انہوں نے اسلام آباد میں علماء کی ایک میٹنگ کے سامنے اس امر کا اظہار بھی کر دیا تھا کہ وہ عنقریب ملک میں نفاذِ شریعت کا اعلان کرنے والے ہیں، اور اسی سلسلہ میں انہوں نے مجلس میں موجود علماء سے تجاویز بھی طلب کیں[1]، لیکن اس کے چند ہی روز بعد وہ حادثہ پیش آ گیا جس میں جنرل صاحب کے علاوہ پاک فوج کے انتہائی قیمتی اور باصلاحیت جرنیل بھی موت کے منہ میں دھکیل دیے گئے۔

ان کے بعد ملک مکمل طور پر جمہوریت کی زد میں تھا، یا بالفاظِ دیگر ان کے رحم و کرم پر کہ جنھوں نے یہ تحفۂ جمہوریت ہمیں عطا فرمایا ہے — یہی وجہ ہے کہ اس جمہوریت نے خود جمہوریت کی بھی لاج نہ رکھی (اور اسی کا نام تو جمہوریت ہے!) — نواز شریف کو کشکولِ گدائی توڑنے کی سزا سنا دی گئی اور ایک منتخب عوامی حکومت کو بلا جواز ختم کر دیا گیا — اس کے بعد انتخابات کا ڈول ڈالا گیا اور وارثانِ منبر و محراب نے منبر و محراب ہی سے وفا نہ کرتے ہوئے

---

[1] یہ اطلاع اسی اجتماع میں موجود ایک عالمِ دین ہی کی مہیا کردہ ہے!

اس جرم کا ارتکاب کیا جو اس ملک میں بسنے والوں کا اجتماعی جرم قرار پایا ـــ اس کے نتیجے میں نہ صرف ملکِ عزیز کی مذہبی جماعتوں کو دوسری بڑی شکست ہوئی، بلکہ فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل برعکس ایک مسلمان ملک کی سربراہی ایک عورت کو سونپ دی گئی، اور جس کا انجام آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی پیش گوئی کے مطابق آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ:

" اذا کان امورکم الیٰ نساءکم فبطن الارض خیر لکم من ظہرھا!"

" جب تمہارے امورِ (مملکت) تمہاری عورتوں کے سپرد ہو جائیں تو زمین کا پیٹ اس کی پشت سے تمہارے لیے بہتر ہو گا!"

ـــ اور ابھی تو ـــ

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا!

بنو اسرائیل نے جب "لا الٰہ الا اللہ" کو فراموش کر کے بچھڑے کو اپنا معبود بنا لیا تو اس جرم کی سزا کے طور پر انہیں یہ حکم دیا گیا کہ تلواریں لے کر اپنے اور بیگانے کی تمیز کیے بغیر ایک دوسرے پر پل پڑو:

" یٰقَوْمِ اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ـ الآیۃ"! (البقرۃ: ۵۴)

" (موسیٰؑ نے فرمایا) اے قوم، بچھڑے کو معبود بنا کر تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اپنے رب کی طرف توبہ کرو اور اپنے تئیں (خود) قتل کرو!"

مفسرین لکھتے ہیں کہ اس لڑائی میں ان کے ستر ہزار آدمی قتل ہوئے، تب کہیں جا کر انہیں معافی ملی ـــ پھر انہی بنو اسرائیل کو جب ان کے نبی و رسول حضرت موسیٰؑ نے یہ حکم دیا کہ:

" یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَۃَ الَّتِیْ کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ ـ الآیۃ"! (المآئدۃ: ۲۱)

"اے قوم ارضِ مقدس میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے۔"

تو انہوں نے نہ صرف اس فرمانِ رسولؑ کی پرواہ نہ کی، بلکہ گستاخانہ کہا کہ:

"فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ۔" (المآئدۃ: ۲۴)

"(موسیٰؑ!) جاتو اور تیرا رب دونوں جاکر لڑو، ہم تو یہیں تشریف فرما رہیں گے!"

چنانچہ اس فرمانِ رسولؑ سے انحراف کی پاداش میں انہیں چالیس سال تک وادیٔ تیہہ میں سرگرداں چھوڑ دیا گیا!

قرآنِ مجید میں یہ واقعات ہماری ہی عبرت کے لیے موجود ہیں — اسلامیانِ پاکستان نے بھی رب اور رسولؐ دونوں سے بغاوت کی ٹھان لی ہے — جمہوریت دورِ حاضر کا وُہ عظیم بت ہے، جسے "لا الٰہ الا اللہ" پر ترجیح دے کر معبودِ برحق کی بجائے بنو اسرائیل کے بچھڑے کی طرح دلوں میں سجا لیا گیا تو فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ان کی نظروں میں چنداں وقعت نہ رہی، بلکہ اب تو اس قوم کا رویہ اپنے معبود اور رسولؐ کے بارے گستاخانہ ہو چلا ہے — یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں ملتِ اسلامیہ کا قافلہ چالیس نہیں بلکہ گزشتہ سینتالیس سال سے تاریکیوں میں بھٹک رہا ہے اور حالات دن بدن گھمبیر سے گھمبیر تر ہوتے چلے جا رہے ہیں — آج کی اس وادیٔ تیہہ سے نکلنے کی واحد صورت یہی ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف رجوع کیا جائے اور اس سلسلہ کی اولین ذمہ داری علمائے کرام پر عائد ہوتی ہے — علمائے کرام! تم لوگوں کو قصے کہانیاں بہت سنا چکے، اولیاء اللہ کی کرامات بھی بہت بیان کر چکے اور تقلیدی گروہ بندیوں کو بھی پال پوس کر جوان کر چکے، لیکن اب لوگوں کو اس پیغام کی ضرورت ہے جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوریہ نشینانِ عرب کو دیا تھا تو اس سرزمین میں وُہ انقلاب رونما ہوا جس نے پوری دنیا کو چونکا دیا تھا۔ اگر تمہیں اپنی عاقبت کا کچھ بھی پاس و لحاظ ہے تو للہ! سب کچھ فراموش کر کے کتاب و سنت کے پرچم تلے متحد ہو جاؤ اور اس ملک کو اس کی نظریاتی بنیاد "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" مہیا کر دو — ورنہ یہ ملک، جس کا سب کچھ داؤ پر لگ چکا ہے، خدانخواستہ باقی نہیں رہے گا اور آخرت میں بھی

تمہارا کوئی پرسانِ حال نہ ہوگا — یہ کسی دیوانے کی بڑ نہیں، وہ لازوال، ابدی اور ٹھوس حقیقت ہے جس کا قرآنِ مجید نے مختلف پیرایۂ زبان میں بار بار اعلان کیا ہے کہ:

"وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُّكْرًا۔ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا۔ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا"

(الطلاق ۸ تا ۱۰)

"اور بہت سی بستیوں (کے رہنے والوں) نے اپنے رب اور اس کے رسول کے احکام سے سرکشی کی تو ہم نے ان کو سخت حساب میں پکڑ لیا اور ان پر ایسا عذاب نازل کیا جو نہ دیکھا گیا نہ سنا۔ سو انہوں نے اپنے کاموں کی سزا کا مزا چکھ لیا اور ان کا انجام خسارہ ہی پر مبنی تھا۔ اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، پس اے اہلِ دانش، جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو، اللہ نے تمہاری طرف یہ (کتاب) نصیحت نازل فرمائی ہے!"

لعلّ فیہ کفایۃ لمن لہ درایۃ، وما علینا الا البلٰغ !

مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام اہل حدیث جام پور کی طرف سے مندرجہ ذیل اشتہارات مفت زیرِ تقسیم ہیں:

۱۔ سورۃ الفاتحہ خلف الامام ۔ ۲۔ اثباتِ رفع الیدین ۔ ۳۔ آمین بالجہر۔

۴۔ نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت۔

۵۔ کیا اللہ کے سوا کوئی دوسرا مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟ ایک سوال کی دس شکلیں۔

۶۔ نماز پڑھو ۔ ۷۔ بے نماز کا انجام ۔ اشتہارات کا مکمل سیٹ اس شرط اور وعدے پر مفت بھیجا جائے گا کہ ان کو فریم کرکے اکثر مساجد و دیگر پبلک مقامات پر آویزاں کیا جائے گا۔

(محمد یسین راہی ناظم ادارہ تبلیغ اسلام اہل حدیث، جام پور، ضلع راجن پور۔ فون ۲۱۸ - ۰۶۴۱۹)